Impact Factor (SJIF): 4.714 E-ISSN: 2583-1615

International Journal of Research in Academic World

Received: 15/December/2022 **IJRAW:** 2023; 2(1):113-116 **Accepted:** 22/January/2023

سیرت رسول عربي- بیر سٹر گورت سنگھ کے روشن خیالات میں

*1**Dr. Syeda Talath Sultana**

*1Professor & Chairperson BoS, Department of Arabic, Osmania University, Hyderabad India.

Abstract

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک سے پہلے ہی سابقہ آسمانی کتابیں تورات اور انجیل میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پائی جاتی ہے

دنیا بھر میں لاتعداد سیرت نگار پائے جاتے ہیں جنہوں نے مختلف زبانوں میں سیرت طیبہ پر کتابیں تحریر کئے ہیں اور ان کے تراجم بھی کیے گئے ہیں جن میںSir William Mayur یہ انگلستانی مصنف ہےان کی کتاب کا نام "سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم" ہے

Bos Worth یہ انگلستانی مصنف "محمد اور محمدیت" پر کتاب تصنیف کیا ہے-God fray Higgin فرانسیی مصنف نےApology For Mohd(PHBU) شائع کیا ہے-Dr. Springer نے انگریزی زبان میں اور جرمن زبان میں سیرت طیبہ پر کتابین تحریر کیا ہے- Wail Hussein نے جرمنی زبان میں تبصرہ واقدی کیا- اسی طرح سے ہندوستانی سیرت نگار بھی لاتعداد ہیں جن میں سے ایک سکھ سردار گوروت سنگھ صاحب ہیں جنہوں نے "محمد کی سرکار سیرت رسول عربی" نامی کتاب تحریر کیا ہے جس میں انہوں نے تفصیل سے بغور جائزہ لیا اور متاثر کن سیرت طیبہ کی روشنی میں بیان کی ہے-

Keywords: Sir Willim Mayur Bos Worth ,سردار گورت سنگھ, سیرت طیبہ, اسوۂ حسنہ

Introduction

الحمد اللہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ والانبیاء والمرسلین و اصحابہ اجمعین

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لّمن کان یرجو اللہَ والیوم الآخر و نکر اللہ کثیراً٥

"یقینا تمہارے ہر اس شخص کے لئیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بہترین اسوہ حسنہ ہے جو اللہ اور آخرت کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بکثرت یاد کرتا ہو"

سیرت کے متعلق معلومات سب سے پہلے اور مکمل معلومات کی کتاب "القرآن المجید"ہے کیونکہ یہ بالکلیہ مکمل اور واضح اور جامع کتاب ہے - چنانچہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا یا کہ آپؐ کے اخلاق کیسے تھے تو آپ فرماتی ہیں کہ "کان خلقہ القرآن "یعنی آپ کے اخلاق قران کریم ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک سے پہلے ہی سے سابقہ آسمانی کتابیں تورات اور انجیل میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پائی جاتی ہے

قرآن کریم اللہ تعالی کی کتاب کا نام ہے۔ جس ذات گرامی کا یہ وصف ہے وہ یقینا سارے انسانوں سے بہتر اور کامل ہے اور ساری خلق خدا کی محبت کی سب سے زیادہ حق دار ہے دنیا بھر میں لاتعداد سیرت نگار پائے جاتے ہیں جنہوں نے مختلف زبانوں میں سیرت طیبہ پر کتابیں لکھی اور پھر اس کے تراجم بھی کیے گئے ہیں-خاص طور سے غیرمسلم مغربی حضرات بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ سے

***Corresponding Author:** Dr. Syeda Talath Sultana

اور اب نیا جنم پایا جو تجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ آیا ۔

یہ دولت محمدﷺ !تجھے نصیب ہو یہ جمل احمدﷺ !

تجھے ملے یہ رسول عربی! کیا کہوں عرب اللہ بے نیاز ہے!

کہیں دیکھا تو تم نے وہ مکہ کا راج دلارا
کہیں نظر پڑی ہو مدینے کا پیارا "(3)

حضرت عبد المطلب کو کل دس لڑکے اور چار لڑکیاں تھی جن میں سے ایک حضرت عبداللہ ہے جو نہایت ہی خوبصورت اور پاکباز نیک اور سب سے زیادہ چہتے بیٹے تھے اور آپ کی والدہ کا نام فاطمہ تھا،

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ کی نسبت بی بی آمنہ سے ہوئی اس وقت آپ کی عمر 24 سال تھی بی بی آمنہ خاندانی شریف دھوم دھام سے بیاہی گئی بی بی آمنہ اپنی خوب روئی میں رشک مکہ تھیں۔

سورہ بقرہ کے 15 رکوع میں اور سورہ صف کے پہلے رکوع میں یہ فرمایا گیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے دعا یہ کی تھی کہ اے خدا مکہ والوں میں ایک نبی انہی میں سے بھیجیے بیرسٹر صاحب نے بھی یہی کہا کہ انجیل یوحنا کے سولویں بلب میں کہا گیا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام قوم کو بشارت دی تھی کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا ان کا نام "احمد" ہوگا (4)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی فرمایا کہ" میں اپنے دادا ابراہیم اور بھائی عیسی کی بشارت ہوں جن کی سنہری کرنوں سے شرق میں جگمگ جگمگ ہونے لگی جس کی چاندنی سے عرب کی تاریکی دور ہونے لگی۔ جب حضرت عبدالمطلب نے یہ سنا کہ میرے گھر میں پوتا پیدا ہوا ہے تو بچے کو دیکھکر خوشی کے آنسو پھوٹ پڑے اور اس ننھی جان کو اپنے سینے سے لگایا۔

انسان کی فطرت میں یہ بات عیاں ہے کہ عین عالم شباب میں صادق بننا بشر کی مقدور سے دور ہے اور انسان کی طاقت سے یہ بات ہی کچھ اور ہے صاحب کتاب گورت سنگھ صاحب کہتے ہیں کہ آؤ لوگو ! دیکھو یہ طلسم حق ہے آئیے آنکھ والو دیکھو تربیت کے سلسلے میں کمی نہ کرو آو اس امین روپ کو دیکھو یہ امن روپ اے کان والو سنو اس صادق کو یہ کان قرآن ہے اور یہ صداقت کا پیغام ہے ۔

شریف گھرانے کی متمول دولت حسن کی بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہ کو لائق منتظم اور بھلے آدمی کی تلاش تھی لیکن اس خوبیوں والا کام کا آدمی کہاں ملے گا آخر ان کے کانوں تک یہ بات جا پہنچی ایک لڑکا محمد نامی بڑا ہونہار ہے بات کا سچا اور زبان کا پورا سچائی سے تو ایک قدم پیچھے نہیں ہٹتا اور جھوٹ کے نزدیک نہیں جاتا لقب ان کا امین ہے اور خطاب انکا متاثر ہوکر کتابیں لکھنے پر مجبور ہوگئے جن میں سے چند کے نام پیش ہے:-

1-Sir William Mayur جن کا تعلق انگلستان سے ہے انہوں نے "سیرت محمد" نامی کتاب لکھی

2-Bosworth جن کا تعلق بھی انگلستان سے ہے انہوں نے "محمد" اور "محمدیت" پر کتاب لکھی اور یہ کتاب 1847م میں شائع ہوئی۔

3-Godfray Higgin یہ فرانسی مصنف ہے انہوں نے Apology for Mohd{PBHU} 1829م میں شائع ہوئی

4- Dr.Springer جو جرمنی سیرت نگار ہے انہوں نے سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر انگریزی زبان میں 1851م میں اور دس سال بعد جرمن زبان میں بھی 1861م میں لکھیں۔

5- Wail Hussein ان کا تعلق بھی جرمنی سے ہے انہوں نے بھی سیرت پر کتاب لکھی ۔انہوں نے تبصرہ واقدي لکھا۔

6-Vadan میں بھی آپﷺ کی سیرت طیبہ بیان کی گئی،

7- Kalki Autar اس کتاب میں بھی آپ کی سیرت بیان کی گئی ہے۔

8- Antim Rushi یعنی آخری نبیﷺ اس کتاب میں بھی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اسی طرح سے ہندوستانی سیرت نگار کی تعداد بھی لاتعداد ہے جن میں سے ایک سکھ سردار گورت سنگھ صاحب ہیں جو بیرسٹر اور اخبار ہند لندن کے ایڈیٹر بھی ہے انہوں نے سیرت النبیﷺ پر ایک کتاب لکھی جس کا نام "محمد کی سرکار سیرت رسول عربی" ہے اس کتاب کو حضرت حسن نظامی رحمہ اللہ نے 1924 عیسوی میں دہلی سے شائع کیا جس میں انہوں نے متاثر کن الفاظ اور سیرت رسول عربی کا تعظیمانہ خاکہ جو پیش کیا ہے وہ قابل ستائش ہے ان کے الفاظ یہ ہیں "ایک صاحب کمال آیا جس نے جلوۂ حق دیکھایا' جس کسی نے انہیں پریم کی انکھڑ یوں سے دیکھا اس کے تمنائے زندگی پوری ہوگی' جس کی نگاہ شوق اس پر پڑی اس کی منہ مانگی مراد مل گئی(1)

" پھر عربوں سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں۔ اے عرب کے رہنے والوں کیا ہی اچھے ہوں گے تمہارے بھاگ اور کیا ہی نیک ہوں گے تمہارے بخت جو تم نے نور خدا کو اپنی آنکھوں دیکھا "(2)

حضورﷺ کے اوصاف حمیدہ وجمیلہ کو دل کی گہرائیوں سے مانتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے سرزمین عرب آج وہ دن ہے کہ آپ کا نام اور زبان جہاں اور خلق خدا تیرا ذکر خیر کرتی ہے وہ کو نسی آنکھ ہے جو آپ کے دیدار کو نہیں ترستی ہے جو آپ کے دید کی تمنا نہیں کرتی وہ کونسا ملک ہے جس نے آپ کے شاہ کا سکہ نہیں مانا اے خطۂ عرب تو نے اب پرانا جامہ اتارا

صادق ہے تو بی بی خدیجہ نے آپ کی یہ تمام اوصاف حمیدہ اور اوصاف کاملہ اور اوصاف صادقہ کو دیکھ کر ایک پیغام بھیجا کہ تم میری ملازمت اختیار کر لو اور میرے کام کو حسن انتظام سے کر لو تو میں تمہیں اس آمدنی سے دو چندہ دیا کرونگی۔

بی بی خدیجہ کا جو یہ پیغام آیا تو آپؐ نے اپنے چچا کے صلاح و مشورہ سے یہی فیصلہ کیا کہ ایسی عورت کی ملازمت ضرور اختیار کر لینی چاہیے چنانچہ آپ نے بی بی خدیجہ کی خدمت میں کام کاج سنبھال لیا اور کاروبار کرنا شروع کر دیا، بی بی خدیجہ کے کانوں سنا آنکھوں بھی دیکھ لیا دولت کی فراوانی کا ستارہ دن دگنی رات چوگنی چمکنے لگا بی بی خدیجہ کے دل میں اس امین کی امانت و صداقت پر محبت کی شمع اور الفت کی لو لگنے لگی۔ کیا صداقت کیا دیانت کیا خوبروئی کیا خوش گفتاری۔ بی بی خدیجہ کہنے لگی میرا بت ہو تو ایک میرا دلدار ہو تو ایک اب میں سربسجود ہو نگی تو احمدؐ کی اور راہ مستقیم لونگی اب پوجونگی تو یہ دلدار محمدؐ کو۔

پھر آپ نے پیغام نکاح بذریعہ قاصد بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھائی مجھے کیا اعتراض ہے البتہ ایک یہ کہ میں غریب شخص ہوں اور خدیجہ بڑی زور دار اور مالدار ہے بی بی خدیجہ نے جواب دیا میری ساری دولت زرو زیور میرے سارے محل ان کی غربت پر لٹا دوں گی خوشی سے بی بی خدیجہ کے آنسو نکل آئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شریں کردار' اور فاضلانہ اخلاق اور کریمانہ عادات چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ بامر وت' سب سے خوش اخلاق' سب سے معزز ہمسایہ'سب سے بڑھکر دور اندیش' سب سے زیادہ راست گو 'سب سے زیادہ نرم پہلو ' سب سے زیادہ پاک نفس' خیر میں سب سے زیادہ کریم' نیک عمل پابند عہد اور سب سے بڑے امانت دار حتی کہ آپ کا نام امین رکھ دیا درد مندوں کا درد اٹھاتے اور مہمان کی میزبانی فرماتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شیرینی کلام سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کایہ پلٹ گئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا قصہ مختصر یہ ہے کہ راستے میں حضرت عمر کو کسی نے دیکھا اور کہا تو پہلے اپنے گھر والوں کو دیکھ جو ہر وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے رہتے ہیں یہ سنتے ہی عمر کے تن بدن میں آگ بھڑک اٹھی اس نے سیدھا اپنی بہن کے گھر کا رخ کیا اور زور سے دروازہ کھٹکھٹایا اس کی آواز کو بہن پہچان گئ وہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو اندر چھپا دیا کیونکہ وہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے سورۃ طہ سن رہی تھی اور وہ جانتی تھی کہ عمر انکے بہن کے ترک کفر کے خلاف ہے اور حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر زندہ نہیں چھوڑے گا جب دروازہ کھولا تو دیکھیں کہ عمر ننگی تلوار لیے نظروں سے خون ٹپک رہا تھا " کہنے لگیں یہاں مقابلے کا کوئی سوال نہیں ہے تو میرا بھائی ہے اور میں تیری بہن ہوں میرا عذر سننے کی خواہش ہو تو تلوار کے کہنے پر کہنے نہ چل تو اپنی عقل کے پیچھے لگ کیونکہ تو بڑا عقلمند ہے یہ سنتے ہی عمر اپنی تلوار کو نیچے کر دئے اور جھک گئے بہن نے کہا میں جس کلام سے متاثر ہوئی ہوں مجھ سے موت کا ڈر ہٹ گیا اے میرے پیارے بھائی اگر تو روز قیامت اپنی رہائی چاہتا ہے تو خدا کے کلام کو سن اور کلام اللہ پر ایمان لا اور اللہ سے ڈر" تو عمر رضی اللہ عنہ نے ساری گفتگو سنی تو دنگ ہو گئے اور اپنے ہی میں اپنے ہی من میں کہتے ہیں کہ "میں تو اس کا سر قلم کرنے آیا تھا یہ تو مجھے پندونصیحت کر رہی ہے عمر نے کہا پھر اچھا مجھے سناؤں تو بہن حضرت خباب کو باہر نکالا تو انہوں نے عمر کو سورۃ طہٰ پڑھ کر سنائی تو عمر اتنا متاثر ہوئے کہ بہن سے معافی مانگی اور کہا کہ میں توبہ کرنا چاہتا ہوں مجھے اس کے پاس لے چل جو تجھے یہ کلام سکھایا (5)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر چلے اور دروازہ کھٹکھٹایا تو خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ کھولے اور فرمائے عمر آخر کب تک میری جان کی قصد میں ہوں گے" تو عمر بے جان تصویر ہاتھ باندھے سر جھکائے آنکھیں زمین پر لگائے کھڑے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں گرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھٹ سے گلے لگا لیا اور پیشانی پر بوسہ دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے محمد آپ کے کلام اور زبان میں کیا تاثیر ہے آج مجھ کو وہ آنکھ نصیب ہوئی جس سے آپ کا حسن و جمال دیکھو یہی پر آپ نے بیعت کیا اور اسلام لائے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک 63 برس کی ہوچکی تھی اور ہجرت کا گیارہواں سال تھا آپ کی طبیعت خراب ہوگئی اچانک بخار نے آگھیرا بخار بھی اس بلا کا کہ تن سے تپ کی تپش جسم چھونا مشکل ہو گیا تھا تھوڑی بہت طاقت بھی بیماری کی نظر ہو چکی تھی آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز قضا نہیں کی پانچوں وقت مسجد کو تشریف لے جاتے اور با جماعت نماز ادا کرتے، کمزوری اور نزع میں بار بار یہی کلمہ پڑھتے "بل رفیق اعلی" یعنی اعلی دوست کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آرزو پوری ہو گئی اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اعلی دوست کے پاس 12 ربیع الاول 11ھجری مطابق 8 جون632 م پیر کے دن دوپہرکے وقت دنیا سے پردہ فرمائے۔

سردار سرگوت سنگھ صاحب نے اپنی کتاب" محمدؐ کی سرکار سیرت رسول عربی" میں نہایت ہی

تفصیل کے ساتھ ہرہر پہلو کو والہانہ محبت کے ساتھ سیرت طیبہ کو پیش کیا ہے
سارا پس منظر بیان کرنے کے بعد بیرسٹر سردار گورت سنگھ صاحب نے اپنا نظرانۂ عقیت ان اشعار میں پیش کیا ہے۔

طائر روح جسم سے پرواز کر گیا
اور چمن عالم سے اس بلبلےبے نظیر کا چہچہانا اٹھ گیا

جب امت کو سب مل چکی حق کی نعمت
ادا کر چکی فرض اپنا رسالت
رہی حق پہ باقی نہ بندوں کی محبت
نبی نے کیا خلق سے قصد رحلت
تو اسلام کی وارث ایک قوم چھوڑی
کہ دنیا میں جس کی مثالیں نہیں چھوڑی ۔(6)

1 ۔سیرت رسول عربی۔ سردار گورت سنگھ ص۔ 1
2 ۔سیرت رسول عربی۔ سردار گورت سنگھ ص 2
3 ۔سیرت رسول عربی۔ سردار گورت سنگھ ص 3
4 ۔سیرت رسول عربی۔ سردار گورت سنگھ ص 10
5 ۔سیرت رسول عربی۔ سردار گورت سنگھ ص :52
6۔سیرت رسول عربی۔ سردار گورت سنگھ ص :123

حوالہ جات:
1۔محمد کی سرکار سیرت رسول عربی سردار گورت سنگھ بیر سٹر و ایڈیٹر اخبار ہند لندن۔
2۔نبي رحمتؐ۔ مولانا ابو الحسن علي ندوي۔
3۔رسول رحمت۔ مولانا ابوالکلام آزاد،
4۔علوم القرآن ڈاکٹر مصنف صبی صالح۔ ترجمہ غلام احمد حریري۔
5۔الرحیم المختوم ۔مولانا سید ابوالحسن علي ندوي۔